جلد ۴۹/۱۴ ‖ ۲۱ وفا ۱۳۳۹ ھش ۲۱ جولائی سنہ ۱۹۶۰ء ‖ نمبر ۱۶۵

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی اطال اللہ بقاءہ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ایبٹ آباد

(۱) ایبٹ آباد ۱۸ جولائی بوقت ½ ۷ بجے صبح بذریعہ فون

رات نیند خدا تعالیٰ کے فضل سے اچھی آگئی۔ آج طبیعت نسبتاً بہتر ہے۔

(۲) ایبٹ آباد ۱۹ جولائی بوقت ½ ۹ بجے شب بذریعہ فون

رات حضور کو نیند اچھی آگئی۔ آج طبیعت سارا دن اچھی رہی۔

احباب جماعت خاص توجہ التزام اور زور و الحاح سے دعائیں جاری رکھیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور کو صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور صحت والی اور کام والی لمبی زندگی عطا کرے۔ آمین اللّٰھم آمین

کانگو میں فوجی مداخلت کی روسی دھمکیوں کا شدت سے مقابلہ کیا جائے

صدر آئزن ہاور کے نام فرانس کے صدر ڈیگال کا تار۔ کانگو کے دار الحکومت سے بلجئی فوج کا انخلا شروع ہو گیا

پیرس ۲۰ جولائی۔ صدر ڈیگال سے رابطہ رکھنے والے حلقوں نے کل پیرس میں بتایا کہ صدر فرانس نے صدر آئزن ہاور کے نام ایک تار ارسال کر کے ان پر زور دیا ہے کہ وہ روس کی دھمکیوں کا شدت سے مقابلہ کریں۔ جو کانگو میں فوجی مداخلت کے لئے للکار رہا ہے۔ حکومتِ فرانس نے امریکہ میں متعین اپنے سفیر کو ہدایت کی ہے کہ وہ صدر ڈیگال کی اس تجویز کی طرف مسٹر ہرٹر وزیر خارجہ امریکہ کی توجہ بھی منعطف کرائیں۔ پیرس کی ایک اور اطلاع کے مطابق نیٹو کی مستقل کونسل کے نئے اجلاس منعقد ہوئے ہیں۔ جن میں کانگو کی صورت حال پر غور کیا گیا اطلاع ملی ہے کہ ان اجلاسوں میں کانگو سے متعلق امریکہ کے کمزور طرزِ عمل کو نامناسب قرار دیا گیا ہے

دریں اثنا لیوپولڈ ویلا سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ اقوام متحدہ اور بلجئی افسروں کے معاہدے کے مطابق بلجئی فوج نے دار الحکومت کو خالی کرنا شروع کر دیا ہے۔ اور وہ دو گھنٹے تک لیوپولڈ ویلا سے نکل جائے گی۔

اقوام متحدہ کے فوجی افسروں اور بلجئی فوج کے افسروں میں جو مفاہمت ہوئی اس کا مفہوم یہ ہے کہ بلجئی فوج آج رات تک شہر کے مرکزی حصے سے نکل جائے لیکن اس معاہدے کے مطابق لیوپولڈ ویلا کے ہوائی اڈے پر بلجئی فوج کا قبضہ رہے گا۔

(باقی صفحہ ۸ پر)

سیلاب کی روک تھام پر ۳۱ کروڑ روپیہ خرچ کیا جائیگا

پانچ سال کے اندر مغربی پاکستان کی متعدد سکیمیں پایۂ تکمیل کو پہنچ جائیں گی

کراچی ۲۰ جولائی معلوم ہوا ہے حکومت پاکستان آئندہ پانچ سال میں سیلابوں پر قابو پانے کے لئے اکتیس کروڑ روپیہ خرچ کرے گی۔ اس رقم کا ⅔ حصہ مشرقی پاکستان میں خرچ کیا جائے گا۔ جہاں آٹھ لاکھ ایکڑ اراضی کو اس سے فائدہ پہونچے گا مشرقی پاکستان میں صرف تین سال کے عرصہ میں یعنے ۱۹۵۴ء سے ۱۹۵۶ء تک سیلابوں کی وجہ سے تراسی لاکھ ایکڑ اراضی کی دھان کی فصل کو نقصان پہونچا اس کا مطلب یہ ہے کہ سترہ لاکھ ستر ہزار ٹن چاول سیلابوں کی نذر ہو گیا جس کی قیمت کا اندازہ ۶۱ کروڑ ۸۰ لاکھ روپیہ ہے۔ مشرقی پاکستان میں اس وقت سیلابوں پر قابو پانے کی چھ سکیموں پر عمل ہو رہا ہے۔ ان پر دوسرے پنج سالہ منصوبے کی مدت میں ۳ کروڑ ۲ لاکھ ۷۲ ہزار روپیہ خرچ آئے گا۔ مشرقی پاکستان میں مزید سکیمیں بھی شروع کی جائیں گی جن پر ۲۱ کروڑ ۲ لاکھ ۳۰ ہزار روپیہ صرف ہوگا — دوسرے پنج سالہ منصوبہ کی مدت میں مغربی پاکستان کی چار زیر تکمیل سکیمیں مکمل ہو جائیں گی۔ جو حسب ذیل ہیں۔ (۱) کوٹ حافظ سکیم (۲) بارہ اور جلالہ نالہ سکیم دریائی بندوں کی از سر نو تعمیر (۳) متحرک وائرلیس سٹیشنوں کی فراہمی ان سکیموں پر دو کروڑ ۱۱ لاکھ روپیہ صرف ہونے کی توقع ہے۔ مغربی پاکستان کی نئی سکیموں پر ۴ کروڑ ۳۶ لاکھ روپیہ صرف ہوگا۔ جن میں حسب ذیل خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔ کالا شور کے قریب ۲۰ میل لمبا دریائی بند بلوکی بیراج کی از سر نو تشکیل۔ ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے علاقے میں پانی جمع کرنے کے لئے مختلف بندوں کی تعمیر

چاول کی بدولت چار کروڑ کا زر مبادلہ کمایا گیا

کراچی ۲۰ جولائی اطلاع ملی ہے پاکستان نے پچھلے سال نفیس چاول کی برآمد کے ذریعہ چار کروڑ روپیہ کا زرمبادلہ کمایا پچھلے سال بطور مجموعی ۸۰۵ ہزار ہ سو ٹن چاول برآمد کیا گیا تھا۔ اس کے مقابلہ میں موجودہ سال کی پہلی سہ ماہی میں بارہ ہزار ٹن چاول برآمد کیا گیا ہے یاد رہے نفیس چاول برآمد کرنے کا فیصلہ مرکزی حکومت نے پچھلے سال کیا تھا اور اس کی غرض و غایت یہ تھی کہ زر مبادلہ کمانے کے نئے وسائل سے کام لیا جائے۔

جرمن ماہر کے لئے "ہلال پاکستان"

بون ۲۰ جولائی۔ کل میاں ضیاء الدین سفیر پاکستان متعین مغربی جرمنی نے فیڈرل بنک کے سابق پریذیڈنٹ ڈاکٹر فوک کو پاکستان کا سب سے بڑا اعزاز "ہلال پاکستان" پیش کیا۔ آپ نے اس موقعہ پر کہا کہ ڈاکٹر فوک نے برآمدی بونس سکیم جاری کرنے کا جو مشورہ دیا تھا پاکستان کو اس سے بڑا فائدہ پہنچا ہے۔

کیوبا میں فوج اتارنے کی غلط اطلاع

واشنگٹن ۲۰ جولائی۔ مسٹر ہرٹر وزیر خارجہ امریکہ نے امریکی اخبارات میں شائع شدہ اس مفہوم کی اطلاع کو بے بنیاد قرار دیا ہے۔ کہ وزارت دفاع کیوبا میں بحری فوج اتار دینے کے حق میں ہے

ولادت

یہ امر باعث مسرت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مکرم پروفیسر ڈاکٹر عبد السلام صاحب صدر شعبہ ریاضیات امپیریل کالج آف سائنس لنڈن یونیورسٹی کو تین بیٹیوں کے بعد فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم چوہدری محمد حسین صاحب سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان حال مقیم لنڈن کا پوتا اور مکرم چوہدری غلام حسین صاحب مرحوم سابق انسپکٹر آف سکولز کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ اور اس کے وجود کو دنیا میں وہ تابندگی بخشے کہ ملک و ملت ہی نہیں بلکہ پوری دنیا اس سے مستفید ہو آمین اللّٰھم آمین

لاہور ۲۰ جولائی۔ ریلوے انتظامیہ کی اطلاع کے مطابق نارتھ ویسٹرن ریلوے کے تمام علاقوں میں ٹریفک بحال ہو گیا ہے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر ...

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۲۱ جولائی ۱۹۶۰ء

اسلام کا فیصلہ

عیسائیوں کا ماہنامہ اخوت لاہور تقریباً اپنے ہر پرچہ میں اسلام کے خلاف لکھتا ہے۔ اور بعض دفعہ اس کی تحریریں طنز اور تشنیع بلکہ دشنام طرازی کی حد تک پہونچ جاتی ہیں۔ جیسا کہ ہم نے الفضل کی گذشتہ اشاعت میں ایک ادارتی نوٹ میں احتجاج کیا ہے۔ بہرحال جیسا کہ اسلامی تعلیمات کا تقاضا ہے۔ ہم اسلام پر شریفانہ اور مہذب انداز سے تنقید کو ناجائز نہیں سمجھتے اور قرآن کریم کا یہ دعوےٰ کہ

فاتوا بسورۃ من مثلہ وادعوا شھدآءکم من دون اللّٰہ ان کنتم صادقین... الخ

اللہ تعالیٰ نے رہتی دنیا تک تمام ادیان کے پیروؤں اور فلسفہ اور سائنس کے علمبرداروں کو چیلنج کیا ہے کہ وہ قرآن کریم کے مقابلہ میں اپنی تعلیمات پیش کریں۔ اور جس قدر دلائل استدلال اور دیگر شہادت اپنے عقائد کی حقانیت میں لے آئیں۔

الغرض اسلام دھوکے فریب یا جبر سے کسی پر اپنی تعلیمات نہیں ٹھونستا بلکہ وہ ایسا کرنے والوں کو نہایت بُرا سمجھتا ہے اس لئے اگر مسیحی لوگ اسلام پر شریفانہ اور مہذبانہ اعتراض کریں تو اسلام اس کوشش کو خوش آمدید کہتا ہے۔ کیونکہ اسلام کو اپنے آپ پر پورا اعتماد ہے کہ یہ اللہ تعالیٰ کا فرستادہ آخری دین ہے۔ اس میں ہر بات کو دلائل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

لیھلک من ھلک عن بینۃ ویحیی من حی عن بینۃ

افسوس ہے کہ اسلام کے مقابلہ میں خاص کر عیسائیوں اور آریوں نے استدلال کا سیدھا راستہ چھوڑ کر ہمیشہ آنحضرت صلعم کی ذات پر رکیک حملے کرنے کو ہی بڑا تیر مارنا سمجھا ہے اور فریب دہی سے اپنے دین کو لوگوں پر ٹھونسنے کی کوشش کرنا ان کا شعار بن گیا ہے۔

دوسری بات جو ہم یہاں خاص کر عیسائیت کے متعلق یاد دلانا چاہتے ہیں وہ یہ ہے کہ اسلام کے نزدیک سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام اللہ تعالےٰ کے سچے نبی تھے۔ اور قرآن کریم نے یہودیوں کے ان الزامات کو جو آپؑ کی ذات پر لگائے ہیں ان کی نہایت زبردست تردید کی ہے لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ قرآن کریم کے نزدیک حضرت عیسےٰ علیہ السلام "بشریت" سے بالا کوئی ہستی تھے۔ نبوت کے متعلق اسلام کا سادہ اور صاف نظریہ یہ ہے کہ

انما انا بشر مثلکم یوحی الی

یہ آنحضرت صلعم کے متعلق ہے اسی طرح تمام انبیاء علیہم السلام کے متعلق جن میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی شامل ہیں۔ اسلام کا نظریہ یہی ہے اور جہاں قرآن کریم نے یہودیوں کے الزامات سے بری کرنے کے لئے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پاکیزگی اور آپؑ کی والدہ ماجدہ کی پاکدامنی کو خاص طور پر بیان کیا ہے وہاں حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے بشر ہونے کو بیان کیا ہے اور آپؑ کے خدا تعالےٰ یا خدا تعالےٰ کا بیٹا ہونے یا کسی اور طرح خدا تعالےٰ کا خدائی ازلی و ابدی صفات میں ساجھی ہونے سے بھی نہایت صاف صاف لفظوں میں انکار کیا ہے۔

یہودیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور آپؑ کی والدہ ماجدہ پر جو الزامات لگائے وہ نہایت گندے ہیں اور عیسائیوں اور یہودیوں کے درمیان ایک ایسی گھناؤنی خلیج کی طرح حائل ہیں کہ جو سوا اس حقیقت بیانی کے جو قرآن کریم نے اختیار کی ہے پاٹی نہیں جاسکتی عیسائی اور یہودی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو عدالت کے کٹہرے میں کھڑا کر کے نہایت متضاد اور مبالغہ آمیز دعاوی پیش کرتے ہیں۔ یہاں یہودی آپؑ کی (نعوذ باللہ) پیدائش کو مشکوک اور مشتبہ بیان کرتے ہیں۔ اور حضرت مریم صدیقہ کی پاکدامنی پر حملہ کرتے ہیں اور آپؑ کی صلیبی موت کو (نعوذ باللہ) لعنتی موت سمجھتے ہیں۔ وہاں عیسائی آپؑ کو نہ صرف خدا تعالےٰ کا بیٹا بلکہ خود خدا تعالےٰ بیان کرتے ہیں۔ لیکن قرآن کریم نے حقیقت بیان کر کے ہمیشہ کے لئے اس کا فیصلہ کر دیا ہے اور بتایا ہے کہ سیدنا حضرت عیسےٰ علیہ السلام میں بھی تمام انبیاء علیہم السلام کی طرح اللہ تعالےٰ کی روح تھی۔ اور آپؑ بھی اسی مقدس کلمہ سے پیدا ہوئے تھے۔ جس سے دوسرے انبیاء علیہ السلام پیدا ہوئے اور آپؑ کا بن باپ ہونا اسی طرح کا تھا۔ جس طرح حضرت آدم علیہ السلام بن باپ اور بن ماں کے پیدا ہوئے تھے۔ اسلئے جس طرح حضرت آدم علیہ السلام بھی ایک بشر رسول تھے اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام بھی بلا کم و کاست ایک بشر رسولؑ تھے چونکہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا مقدمہ عدالت میں پیش تھا اور مدعی اور مدعا علیہ دونوں مبالغہ آمیز موقف لے رہے تھے اسلئے ضروری تھا کہ اصل حقیقت بیان کی جاتی یعنی حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی پیدائش پر جو یہودیوں کا اعتراض تھا کہ نعوذ باللہ آپ روح طاغوت ہیں۔ اسلام نے کہا کہ یہ غلط ہے آپ روح اللہ ہیں۔ اسی طرح یہودیوں کا الزام تھا کہ صلیب پر چڑھ کر نعوذ باللہ آپؑ لعنتی موت مرے اور خدا تعالےٰ سے دور ہو گئے۔ اسلام نے ثابت کیا کہ نہیں آپ کا رفع الی اللہ اس طرح ہوا۔ جس طرح باقی نیک بندوں کا ہوتا ہے۔ افسوس ہے کہ عیسائیوں نے دھوکا دینے کے لئے مسلمانوں کے سامنے اس منصفانہ اور عادلانہ محاکمہ کی ایک شق کو لے کر حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو آنحضرت صلعم پر بھی جن کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے آپؑ کے خلاف الزامات کی تردید کی تھی فوقیت دینے لگے۔ یہ کتنی ناشکرگذاری ہے اپنے محسن کی۔

قرآن کریم نے جو دفاع حضرت عیسےٰ علیہ السلام کا کیا ہے وہ صدیوں تک خود عیسائی بھی نہیں کر سکے تھے اور محض وہمی ایمان کی بناء پر لوگوں کو متاثر کرنے کی کوشش میں مصروف رہے۔ جس کا تار و پود خود عیسائی محققین نے بکھیر دیا ہے اور موجودہ عیسائیت کے مشرکانہ عقیدہ ابنیت یا الوہیت کو آج کوئی عقلمند انسان اپنانے کے لئے تیار نہیں ہے۔ اگر عیسائی قرآن کریم کی دوسری بات یعنی کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام بشر تھے نہ ابن اللہ تھے اور نہ خدائی میں اللہ تعالیٰ کے ساجھی تھے تسلیم کر لیتے تو وہ "سچائی" کو پا لیتے مگر افسوس ہے نہ تو موجودہ عیسائیوں کے بعض فرقوں نے اپنے مشرکانہ خیالات کو چھوڑا اور نہ یہودیوں نے حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی صحیح پوزیشن کو تسلیم کیا تاہم دنیا کے عیسائی، یہودی اور دیگر اقوام کے لوگ اسلام اور قرآن مجید کے موقف کو عین عقل کے مطابق سمجھتے ہیں اور اس موقف کو بہت سے

مردِ کامل کا انتظار

الفضل کا ایک ایڈیٹوریل "مردِ کامل کا انتظار" پڑھ کر

(از مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری انچارج احمدیہ مشن لائبیریا)

مردِ کامل زماں کا آ بھی چکا ۔۔۔ آ کے دُنیا نئی بسا بھی چکا

توڑ کر کفرِ شیطنت کے بت ۔۔۔ جامِ وحدت ہمیں پلا بھی چکا

بھولے بھٹکے جَہُول انساں کو ۔۔۔ اپنے مولیٰ سے پھر ملا بھی چکا

علم و عرفان و رُشد کے چشمے ۔۔۔ آ کے وہ پیارا سو بہا بھی چکا

تھے جو مخفی ہزاروں صدیوں سے ۔۔۔ وہ خزانے ہمیں لُٹا بھی چکا

صد ہزاراں نشان دکھلا کر ۔۔۔ سوئی دُنیا کو پھر جگا بھی چکا

کفر کے بے شمار حملوں سے ۔۔۔ دینِ اسلام کو بچا بھی چکا

توڑ ڈالی صلیبِ دجالی ۔۔۔ شرک و تثلیث کو مٹا بھی چکا

وہ رہے تکتے آسماں کی طرف ۔۔۔ ہم کو وہ جامِ جم پلا بھی چکا

کر کے تجدید دینِ احمدؐ کی ۔۔۔ نئے ارض و سماء بنا بھی چکا

ماہِ رمضاں میں بیدار تجھے

آفتاب و قمر بتا بھی چکا"

مشرقی افریقہ میں تبلیغ اسلام

ملاقاتوں تقاریر اور اشاعت لٹریچر کے ذریعہ تبلیغ

افریقن نومسلموں کی تعلیم و تربیت

رپورٹ کارگزاری از جنوری تا اپریل سنہ ۱۹۶۰ء

از مکرم شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ بتوسط وکالت تبشیر ربوہ

رپورٹ احمدیہ مسلم مشن کسمول

مکرم حافظ محمد سلیمان صاحب اس مشن کے انچارج ہیں ان کی رپورٹ درج ذیل کی جاتی ہے۔

احمدیہ مسلم مشن کسمول کے ماتحت پانچ جماعتیں کام کرتی ہیں۔ چار افریقن جماعتیں مختلف علاقہ میں موجود ہیں اور ایک ایشین جماعت کسمول میں کام کرتی ہے۔ افریقن جماعتیں ایک سو بیس میل تک کے علاقہ میں پھیلی ہوئی ہیں۔ بعض جماعتیں کسمول شہر سے ۷۰ میل کے فاصلہ پر ہیں اور بعض ۵۰ میل اور بعض ۳۰ میل پر واقع ہیں۔ اور ہر ایک افریقن جماعت میں ایک ایک افریقن معلم کام کرتا ہے۔ کل چار معلم اس وقت اس مشن کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں ؛

مکرم رئیس التبلیغ صاحب نے خاکسار کو آخر دسمبر ۱۹۵۹ء میں جنجہ سے کسمول منتقل ہونے کا ارشاد فرمایا۔ کسمول پہنچ کر سب سے پہلے مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب خلیل سے مل کر تمام معلمین اور جماعتوں سے واقفیت حاصل کی۔ مکرم مولانا موصوف نے اپنے تمام کام سے آگاہ کیا اور آئندہ کام کرنے کی ہدایات دیں۔ فجزاہ اللہ خیرا۔

۲۵ جنوری مولانا موصوف پانچ سال ایسٹ افریقہ میں فریضہ تبلیغ ادا کرنے کے بعد رخصت پر پاکستان تشریف لے گئے۔ اسکے بعد خاکسار نے جو کام کیا اس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

دورہ جات

کسمول مشن کا چارج لینے کے بعد تمام جماعتوں کا دورہ کیا گیا۔ اکثر جماعتوں میں پریذیڈنٹ مقرر کئے گئے۔ اور پھر معلم اور احباب جماعت کی موجودگی میں تعلیم و تربیت اور تبلیغ کا ایک پروگرام تجویز کیا گیا۔ اور دوسرے ماہ جا کر حسب پروگرام کی چیکنگ کی گئی۔ اور مزید ہدایات دی گئیں۔

پھر ہر جماعت کے مرد و زن چھوٹوں بڑوں کو جمع کر کے کلمہ۔ نماز اور اسلامی مسائل سکھائے گئے۔ بعض ادعیہ ماثورہ یاد کرائی گئیں۔ معلمین کو قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے ساتھ سکھایا گیا از روئے بائیبل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی صداقت کی آیات ان کو یاد کرائی گئیں۔ اسلام اور عیسائیت میں فرق کے موضوع پر ان کو نوٹ لکھوائے گئے۔ بعض افریقن جماعتوں نے بہت اچھا کام کیا۔ ان میں سے ایک کیب کی جماعت ہے۔ اس میں بیس چھوٹے بڑے افراد نے نماز یاد کی۔ اذان سیکھی۔ اور بعض نے قاعدہ یسرنا القرآن بھی پڑھنا شروع کیا۔ اور میں جب بھی ان کے پاس جاتا ہوں اکثر احباب میرے ساتھ مل کر تبلیغ کو جاتے ہیں۔ اور اس میں بڑی خوشی محسوس کرتے ہیں۔

اسی طرح ہر معلم کو سلسلہ کی کتب اور اخبارین دی گئیں۔ اکثر معلمین نے غیر مسلم کے پاس جا کر سلسلہ کا لٹریچر پیش کیا اور بعض نے کچھ فروخت کر کے سلسلہ کی مدد کی فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

اس کے علاوہ چھوٹے بڑے آٹھ ایشین وافریقن ٹاؤن کا دورہ کیا اور ٹاؤن کے لوگوں سے مل کر اسلام اور جماعت احمدیہ کا تعارف کرایا۔ اور جماعت کا لٹریچر اور اپنی اخبارین انگریزی اور سواحیلی پڑھنے کے لئے پیش کیں۔ اکثر احباب نے ہمارا لٹریچر خریدا۔ ایسٹ افریقہ ریلوے ٹرین اس قسم کی ہے کہ ان میں ایک بوگی سے دوسری بوگی میں جانے کے لئے راستہ ہوتا ہے جس سے انسان بڑی آسانی سے گاڑی کے چلنے کے دوران میں اول سے لیکر آخر تک جا سکتا ہے۔ چنانچہ ہر سفر میں گاڑی کے تمام مسافروں میں اپنا لٹریچر اور اخبارین تقسیم کیں۔

کسمول میں کارکردگی

شہر کسمول میں سلسلہ کی کتب اور اخبارات مختلف ہوٹلوں گورنمنٹ کے دفتروں اسٹیشن اور بسوں کے اڈوں میں تقسیم کرتا رہا۔ جماعت احمدیہ ایسٹ افریقہ کے مرکز نیروبی سے دو نکلنے والے اخبار کم و بیش سو کی تعداد میں یہاں آتے ہیں۔ کسمول شہر میں ہر پڑھے لکھے شخص تک پہنچاتے رہے۔ اور باہر بڑے بڑے چیفز اور اعلیٰ عہدہ داروں کو پوسٹ کئے جاتے رہے۔ اور ہر ماہ سلسلہ کا کافی لٹریچر فروخت کیا جاتا رہا۔

ڈاکٹر بلی گراہم کی آمد

یہ شخص عیسائیوں کا ایک مشہور مناد اور بہترین مقرر سمجھا جاتا ہے۔ یکم مارچ کو کسمول میں اس کا لیکچر تھا۔ اس کی آمد سے پہلے لاکھوں کی تعداد میں عیسائیوں کی طرف سے اشتہارات شائع کر کے لوگوں میں تقسیم کئے گئے۔ تمام بسوں ٹیکسیوں ہوٹلوں اور ہر بڑی گزرگاہ پر چیاں کئے گئے۔ اس وقت مشن کے پاس کوئی نیا پمفلٹ نہیں تھا۔ مکرم جناب الحاج محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ انچارج نائیجیریا نے بلی گراہم کو مخاطب کرتے ہوئے خط کی صورت میں ایک مختصر مگر جامع آرٹیکل لکھا تھا۔ جو ایسٹ افریقن ٹائمز میں شائع کیا گیا۔

اس آرٹیکل کو پوسٹر کی صورت میں اپنے خرچ پر دو ہزار کی تعداد میں شائع کیا۔ اور بلی گراہم کے لیکچر سے پہلے تمام لوگوں میں تقسیم کیا گیا۔ اس کے علاوہ پرانے اخبار اور اشتہارات تین ہزار کی تعداد میں مختلف لوگوں میں جو ہزاروں کی تعداد میں دور دراز سے بلی گراہم کا لیکچر سننے آئے تھے۔ ان میں تقسیم کئے گئے۔

پھر مکرم جناب شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ جماعت ہائے ایسٹ افریقہ و عدن نے بلی گراہم کے سامنے اسلام اور عیسائیت کے مقابلے کا ایک نہایت واضح اور آسان طریق رکھا۔ یعنی یہ کہ حضرت مسیح ناصری علیہ السلام کے اس قول کے مطابق کہ میرے کامل متبعین کی دعائیں سنی جائیں گی۔ (متی ۲۱/۲۲ و مرقس ۱۶/۱۸) کچھ مریض لئے جائیں اور پھر قرعہ اندازی کر کے جو مریض آپ کے حصہ میں آئیں آپ اور آپ کی جماعت کے چند افراد بغیر ظاہری علاج کے ان کے لئے دعائیں کریں۔ جو مریض ہمارے حصہ میں آئیں گے ہم ان کے لئے دعائیں کرینگے اور جس جماعت کے مریض بغیر علاج کے دعا کیساتھ تندرست ہو گئے وہ جماعت حق پر سمجھی جائیگی لیکن بلی گراہم نے اس دعوت کو قبول نہ کیا۔ اس چیلنج کا چرچا لوکل اخباروں اور ریڈیو پر بھی ہوا۔ اس کے بعد جماعت احمدیہ کا دیگر مذہبی جماعتوں میں عموماً اور عیسائی حلقہ میں خصوصاً کافی چرچا ہوا بعض لوگوں نے ہمارے لٹریچر کے ساتھ دلچسپی لینی شروع کر دی۔ بعض خود مشن میں آئے۔ اور جماعت کے متعلق معلومات حاصل کیں بعض نے خطوط کے ذریعہ بلی گراہم کا پوسٹر منگوایا اکثر مسلمانوں نے بڑی خوشی کا اظہار کیا کہ اس وقت عیسائیت کا اگر کوئی جماعت مقابلہ کرنے والی ہے تو وہ صرف جماعت احمدیہ ہے۔ اس موقعہ پر تین عیسائیوں نے اسلام قبول کیا۔ الحمد للہ۔

کافی عیسائی ہندو سکھوں سے واقفیت ہوئی۔ اور ان کو کتب دیں۔ ایک کتاب ایک سکھ دوست کو دی۔ اس نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا فوٹو دیکھ کر دوسرے سکھوں سے جو پاس بیٹھے ہوئے تھے مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ دیکھو اس شخص (یعنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام) کی آنکھوں میں خدا تعالےٰ کی محبت کا خمار ہے۔ اور خدا تعالےٰ کی محبت۔ ان کی آنکھوں میں ٹپک رہی ہے

خلاصہ یہ کہ اس عرصہ رپورٹ میں افریقن جماعتوں کے چار دورے کئے۔ ۸۰۰ افراد تک پیغام حق پہنچایا ۴ افراد نے اسلام قبول کیا۔ چھ ہزار اشتہارات تقسیم کئے۔ جماعت احمدیہ کے قبرستان میں ایک دن وقار عمل منایا اور قبرستان کی صفائی کی۔ بچوں کو قاعدہ یسرنا القرآن قرآن کریم ناظرہ اور ترجمہ کے اسباق دیئے گئے اسمٰعیلیہ جماعت جو آغا خان کی پیرو ہے۔ اس کے چند نوجوانوں کو قاعدہ یسرنا القرآن پڑھایا۔ گورنمنٹ ہسپتال کے مریضوں کی تیمارداری کی

احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ بہتر رنگ میں محنت کے ساتھ کام کی توفیق بخشے

رپورٹ ٹبورا مشن

مکرم مولوی محمد اسماعیل صاحب منیر تحریر فرماتے ہیں: خاکسار نے جنوری میں نیروبی مشن میں کام کیا۔ اور باقی تین ماہ ٹبورا مشن کے علاقہ میں تبلیغی اور تربیتی امور کی سرانجام دہی میں گذارے۔ احمدی احباب نے بھی ہر ممکن رنگ میں مدد فرمائی۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء۔

(۱) تبلیغی دورے

عرصہ زیر رپورٹ میں ۵۱ ۱۳ میل پر مشتمل تین دورے کئے گئے۔ اور ۵۰۰ میل پر مشتمل ۴ دورے افریقن دو معلمین شیخ خالد صاحب و معلم رشیدی صاحب نے تبلیغ اور توسیع لٹریچر کے سلسلہ میں کئے۔ تبلیغی دوروں کے ذریعہ سے ۱۴ مقامات پر جا کر مسلمانوں کی تعلیمی اور دینی حالت کو سدھارنے کے علاوہ ان کو تنظیم بہتر بنانے پر آمادہ کیا ان علاقوں میں گورنمنٹ سکولوں میں پہونچ کر سٹاف اور طلبہ کو اسلامی تعلیم سے روشناس کرانے کے علاوہ اسلامی لٹریچر بھی ان کی لائبریریوں کو مفت بطور عطیہ دیا۔ تاکہ غیر مسلم طلبہ و اساتذہ بھی جو اب اسلام کی بڑھتی ہوئی طاقت کے پیش نظر اس کا مطالعہ کرنے کا شوق رکھتے ہیں مستفید ہو سکیں۔ دو مقامات پر جہاں عیسائیوں کا زور تھا پہنچا اور وہاں ضروری کتب اور رسائل مفت تقسیم کئے تاکہ مسلمان اسلام کی خوبیوں سے آگاہ ہو سکیں چنانچہ اب مسلمان عیسائیوں کا مقابلہ کر رہے ہیں اور اس سلسلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "کشتی نوح" کا سواحیلی ترجمہ بہت ہی مفید ثابت ہوا۔ یہ ترجمہ محترمی شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ و عدن کا تیار کردہ ہے۔ جس کا دوسرا ایڈیشن بہت اہتمام کے ساتھ طبع ہوا ہے۔ اس ترجمہ کا سواحیلی سٹینڈرڈ بہت اعلیٰ ہے اور کوشش کی گئی ہے کہ کتاب کی اصلی روح ترجمہ میں بھی قائم رہے۔ ایک مسلمان چیف جس کے بعض بھائی عیسائی ہو چکے ہوئے ہیں۔ اور عیسائیت کی تبلیغ میں خوب مصروف ہیں کے ہاں دو تین دن مقیم رہا۔ اس کے بھائیوں اور رشتہ داروں اور علاقہ کے لوگوں کو اسلام کا پیغام پہونچایا اور بتایا کہ عیسائیت اب کیوں روبہ تنزل ہے۔ ان کی خدمت میں انگریزی اور سواحیلی کتب و اخبارات بھی پیش ہیں قرآن مجید کی سواحیلی زبان میں تفسیر و ترجمہ بھی عوام تک پہنچایا گیا تعلیم یافتہ طبقہ اسکو اب بہت پسند کرتا ہے۔ اور ایک عیسائی پادری نے اعتراف کیا کہ اس تفسیر نے مسلمانوں کو ان کے مقابلہ پر کھڑا کر دیا ہے۔

اور ان کا تبلیغی کام مسلمانوں میں بہت مشکل ہو چکا ہے۔ سفر کے دوران میں انگریزی اور سواحیلی اخبار کے ۱۴ سالانہ خریدار بھی بنائے گئے اور ان سے چندہ سالانہ وصول کر کے نیروبی ہیڈ آفس کو بھجوایا گیا۔ اور کچھ شہروں میں اخبارات اور کتب فروخت کرنے کے لئے ایجنٹ مقرر کئے علاوہ تبلیغی مقاصد کے ان دوروں سے ان احمدی خاندانوں کی تربیت کا بھی خیال رکھا گیا جو ان علاقوں میں رہتے ہیں۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

ٹبورا شہر میں ایشین افریقن اور عربوں کو ملا کر ان کی خدمت میں مفت لٹریچر پیش کیا گیا۔ انہوں نے بعض کتب خرید بھی کیں۔ بذریعہ ڈاک ۱۰۰ احباب کو لٹریچر بھجوایا گیا۔ بعض سرکاری ملازمین اور تعلیم یافتہ طبقہ نے اخبارات میں سے کتب کے اشتہار دیکھ کر تفسیر قرآن مجید اور دوسری اسلامی کتب خریدی ہیں لٹریچر بذریعہ ڈاک بھجوانے پر ٹکٹ کی شرح دوسرے ملکوں سے بہت زیادہ ہے تاہم اس کا خرچ بھی مکرمی برادرم ڈاکٹر محمود احمد صاحب ظفر سکرٹری مال ٹبورا جماعت نے مدد فرمائی۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔ ایک غیر احمدی دوست نے اپنے والد مرحوم کی روح کو ثواب پہنچانے کی خاطر بطور صدقہ جاریہ کے سیرت الرسول صلعم کی ۲۰۰ کاپیاں خرید کر مستحقین میں تقسیم فرمائیں۔ سکولوں اور جیل میں جا کر ۳۰۰ سے زائد اخبارات و اشتہارات تقسیم کئے ۱۶ ایجنٹوں کو کتب بذریعہ گاڑی و ڈاک بھجوائی گئیں۔ اس عرصہ میں ایک ہزار شلنگ سے زائد کا لٹریچر فروخت ہوا الحمد للہ

سکولوں اور جیلوں میں تبلیغ و تربیت

ٹبورا میں گورنمنٹ سکنڈری سکول میں ۵۵ مسلمان طلبہ ہیں ان کی درخواست پر ہیڈ ماسٹر کی اجازت سے ہفتہ میں دو بار عربی کلاس کا اجراء کیا اور طلبہ کے مجمع میں کئی بار ان کے سوالات کے جوابات دینے کا موقعہ بھی ملا۔ نیز چند مسلمان طلبہ جو "مسیحی علم سے اسلام" کے اسباق لیتے تھے عیسائی ہو گئے ہیں اسبارہ میں مکمل معلومات حاصل کی جا رہی ہیں اور آئندہ کے لئے اسکی روک تھام کا سامان کیا جا رہا ہے

باہر کے کئی سکولوں میں حاضر ہو کر "اسلامی تعلیم" کے لئے کلاسز کا اجراء کیا۔ وہاں طلبہ خود ہی اپنے مانیٹر کی نگرانی میں اسلامی کتب سے استفادہ کر رہے ہیں علاوہ اس طرح ان کو عیسائیت سے نہ صرف بچنے بلکہ مقابلہ کرنے کی جرأت ہو جاتی ہے۔ سکولوں کے عیسائی طلبہ کے متفرق سوالات کے جوابات بہم پہنچاتا رہا۔ مثلاً یہ کہ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کونسے معجزات دکھائے ہیں؟ قرآن مجید کی تاریخی حیثیت۔ سود کے گوشت کی حرمت۔ حضرت عیسیٰ کی قبر واقع کشمیر کا تاریخی ثبوت۔ کیا اسلام اور محمد مصطفےٰ صلعم کو ماننا ضروری ہے؟ وغیرہ وغیرہ۔

ٹانگانیکا گورنمنٹ کی سنٹرل جیل ٹبورا سے تین میل کے فاصلہ پر ہے جہاں ۲۰۰ کے قریب ایشین و افریقن قیدی ہیں۔ وہاں ہر اتوار کو جاتا رہا اور دو تین گھنٹے تبلیغ و تربیت میں صرف کرتا رہا۔ انگریزی اور سواحیلی میں تبلیغ بذریعہ کتب و زبانی جاری ہے۔ ایک عیسائی تعلیمیافتہ نوجوان نے اسلام قبول کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ اور وہ نماز سیکھ رہا ہے۔ اسی طرح مسلمان قیدیوں کو نماز روزہ کی تلقین کی اور دنیاوی مشکلات کے زمانہ کو گذارنے کے لئے اللہ تعالےٰ نے کی تسلیم دی ہے۔

رمضان المبارک کی آمد اور عید کی تقریب

جماعت احمدیہ ٹبورا کے ایشین و افریقن احباب یوں تو ہر روز ہی مسجد الفضل ٹبورا کو آباد رکھتے ہیں۔ صبح اور شام نمازوں کے بعد درس القرآن و حدیث کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور نماز جمعہ میں احمدی دوست دور دراز سے بھی شامل ہوتے ہیں عورتوں کی حاضری بھی کافی ہوتی ہے۔ خصوصاً افریقن عورتیں نماز جمعہ سے غیر حاضر نہیں ہوتیں مگر رمضان المبارک کی آمد اس بار بہت ہی بابرکت ثابت ہوئی روزانہ نماز عصر کے بعد درس القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا تلاوت قرآن مجید ایک پارہ کے علاوہ اس کا ترجمہ اور تفسیر بھی سنائی جاتی رہی احمدی اور بعض غیر احمدی احباب حصہ لیتے رہے اکثر اوقات درس سننے والوں کی نماز مغرب کا وقت مسجد میں ہی ہو جاتا تھا۔ اور افطاری کے لئے بہت سے مخلصین نے باری باری انتظام بھی کیا۔ آخری دن اجتماعی دعا میں تقریباً سارے دوست حاضر تھے۔ حدیث بخاری شریف کا بھی درس رمضان المبارک میں ہوتا رہا۔ عید الفطر کی آمد کو زائرین کے لئے خوشی لاتی علاقہ کے احمدیوں کے علاوہ نیروبی اور ٹانگانیکا کی جماعتوں نے بھی صدقۃ الفطر تقسیم کے لئے بھجوایا اور یہ صدقہ ہماری طرف سے غرباء و مستحقین میں کپڑے اور خوراک کی شکل میں تقسیم کیا گیا۔ جس کو عوام نے بہت ہی پسند کیا اور یہ کہا کہ واقعی احمدی اسلامی شریعت پر کما حقہ عمل کرتے ہیں عید کے دن مسجد الفضل ٹبورا میں غیر معمولی رونق تھی۔ بعض افریقن دوست دیہات سے ایک رات قبل ہی پہونچ گئے تھے تا کہ نماز کے لئے عید کے دن لیٹ نہ ہو جائیں بعض ایشین خاندان ۲۲۵ میل کے فاصلہ سے اس غرض کے لئے آئے۔ ان کی یہ خوش قسمتی تھی کہ اس سال ٹانگانیکا گورنمنٹ نے عید الفطر پر پہلی بار ۲ دن کی سرکاری رخصتیں منظور کی تھیں اور دور دراز سے سرکاری ملازمین بھی نماز عید ادا کرنے کے لئے ٹبورا مشن میں پہنچے نماز عید کے بعد خطبہ عید خاکسار نے اولاً سواحیلی میں پڑھا جس میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ۱۹۱۲ سنہ کے خطبات عید کا خلاصہ پیش کیا اور بتایا کہ ہماری حقیقی عید تو اسی وقت ہوگی جبکہ ساری دنیا اسلام میں داخل ہو کر رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم پر درود شریف بھیجے گی۔ بعد سواحیلی نہ جاننے والے مردوں اور عورتوں کی خاطر اردو میں بھی عید کی فلاسفی اور قومی عید کے حصول کے ذرائع پر خطبہ دیا ہماری خوش قسمتی تھی کہ اس دن گورنمنٹ سکول کے طلبہ بھی نماز عید کے لئے ہمارے ہاں آئے ہوئے تھے۔ دوپہر کے کھانے کے لئے برادرم چوہدری ظہیر احمد صاحب نے انتظام کیا جس میں گورنمنٹ سکول کے طلبہ بھی شامل ہوئے۔ پھر چار بجے شام احمدیہ مشن ہاؤس ملحقہ مسجد الفضل میں چائے کی دعوت کا پر تکلف انتظام تھا جس میں ۲۵ طلباء اور بعض دیگر دوست شامل ہوئے۔ چائے کی میز پر خوابوں کے موضوع پر دلچسپ گفتگو ہوتی رہی۔ عید پارٹی ۲ میں بعض سیاسی لیڈروں کے لئے بھی خاص انتظام کیا گیا۔

جماعتی تنظیم و تربیت

اس دوران میں ٹبورا مشن کے جملہ انتظامی امور کو خاکسار ہی سرانجام دیتا رہا۔ جماعت کے عہدیداران اور دو افریقن معلمین بھی مدد فرماتے رہے — جماعتی چندوں کی وصولی تحریک ... کے وعدہ جات کی فراہمی۔ اخبارات کی خریداروں میں تقسیم۔ مسجد کی صفائی کے علاوہ مسجد کے ملحقہ باغ میں بہت کام کیا گیا۔ ایک دن وقار عمل کے ذریعہ سے احمدی عورتوں اور مردوں کو بھی مسجد کی صفائی کا موقعہ دیا گیا۔ مسجد کے ارد گرد درخت کی چھ لاریاں چوہدری ظہیر احمد صاحب کے ذریعہ سے بطور عطیہ کے بچھائی گئیں احمدی زمینداروں سے چندہ مکئی کی فصل کی صورت میں وصول کیا گیا۔ اور ٹانگانیکا کی دیہاتی جماعت کی نگرانی کے لئے خود شیخ خالد صاحب کو بھیجتا رہا۔ وہاں کے پریذیڈنٹ معلم عثمان صاحب (جو ہمارے بھائی یوسف عثمان صاحب متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ کے والد ماجد ہیں اور جماعت کی تعلیم و تربیت کے روح رواں ہیں) اچانک بیمار ہو گئے ان کو شیخ خالد صاحب کو بھیج کر منگوایا گیا۔ یہاں علاج باقاعدہ ہوا۔ اب بفضل خدا و بصحت ہیں۔ اسی طرح تواحی گاؤں میں احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے شیخ خالد صاحب کے ہمراہ پیدل گیا وہاں ہر گھر میں پھر کر لٹریچر بھی دیا۔ آنے جانے کا سفر گو دس بارہ میل ہی تھا تاہم بارش کی وجہ سے راستہ میں نصف حصہ تک پانی میں سے گذرنا پڑا۔ الحمد للہ ٹبورا لجنہ بھی اپنا پروگرام باقاعدہ جاری رکھتی ہے۔ نماز جمعہ میں حاضری کے علاوہ وہ پندرہ روزہ اجلاس بھی کرتی ہیں۔ مجھے بھی قرآن کریم کا درس دینے کا موقعہ ملتا رہا۔ دار السلام میں ہمارے مبلغ شیخ امری عبیدی صاحب جو آجکل وہاں کی میونسپل کونسل کے ... بھی ہیں کی بیگم صاحبہ ٹبورا میں اپنے والدین کو ملنے آئی تھیں ان کے اعزاز میں لجنہ نے ایک ٹی پارٹی دی۔ یوم مصلح موعود کے جلسہ میں عورتوں نے بھی شرکت کی۔

زائرین مشن و ملاقاتیں

گو عرصہ زیر رپورٹ میں بہت ہی کم وقت مشن آفس میں رہنے کا موقعہ ملا۔ تاہم مسلمان۔ عیسائی اور سکھ دوست تشریف لاتے رہے۔ چند ایک افریقن دوست باہر کے شہروں سے تشریف لاتے رہے ان میں سرکاری افسران بھی تھے اور تاجر بھی۔ ٹبورا کے گورنمنٹ ملازمین میں مثلاً District Officer جو یورپین ہے مشن آفس میں عربی پڑھنے کے لئے آتا رہا۔ اکثر اوقات اسلامی امور پر بھی

بحث ہوتی رہی اور پاکستان کی بنیادی جمہوریت کی خوبیوں سے آگاہ کیا گیا۔ جسے اس نے نہ صرف تسلیم ہی کیا بلکہ بہت سراہا ہیلتھ آفس۔ ریلوے۔ پوسٹ آفس کے ملازمین عیسائی مسلمان آتے رہے۔ عیسائیوں نے خود اعتراف کیا۔ کہ جو عیسائی مذہب یورپین یہاں لائے تھے۔ وہ ان کی نسلی امتیاز کی پالیسی کی وجہ سے فیل ہوگیا ہے۔ جنوبی افریقہ کی سرکاری پالیسی نے اس پر آخری ضرب لگادی ہے۔ سکولوں کے طلبہ اور بعض تاجر احباب بھی تشریف لاتے رہے۔ گورنمنٹ انڈین سکول کے سٹاف کے ایک ممتاز رکن نے افریقی سکول میں "اسلام" پر تقریر کرنی تھی۔ چنانچہ وہ دو تین بار تشریف لائے اور تقریر کے لئے ضروری مواد ان کو بہم پہنچایا۔ اور اس طرح ان کو دیباچہ تفسیر القرآن اور مسلم سن رائز۔ ریویو آف ریلجنز کے مطالعہ کا بھی اچھا موقعہ میسر آیا۔ اور تقریر کامیاب ہوئے پر انہوں نے مشن کا خاص طور پر شکریہ ادا کیا۔ یہ دوست خود A.۸۰ تھے اور مسلمان ہیں۔ مگر مشن کی امداد اور تعاون ان کے لئے مفید ثابت ہوئے۔ دو چیفوں کو مل کر لٹریچر پیش کیا۔ اسی طرح سرکاری افسران کے ہاں جاکر بھی تبلیغ کا موقع ملتا رہا۔ بعض سکھ دوست بھی اسلامی کتب اور قرآن مجید گورنگھی کا مطالعہ کر رہے ہیں۔ خط و کتابت کا کام اس کے علاوہ ہے۔ جس پر ہفتہ میں ایک یا دو دن صرف ہو جاتے ہیں۔

جنوری میں نیروبی ہیڈ آفس میں محترمی جناب رئیس التبلیغ کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اور مولوی محمد منور صاحب ایڈیٹر انگریزی و سواحیلی اخبار کی رخصت کی وجہ سے ان کا کام بھی کرتا رہا۔ اخباروں کے مضامین کی تیاری، ٹائپنگ۔ پروف ریڈنگ اور پیکنگ کا کام جاری رہا۔

اخبارات کے لئے خریدار بھی بنائے۔ اور اشتہارات دینے والوں کو حساب کتاب بھجوایا کہ عام خط و کتابت کے علاوہ چند سرکلرز بھی جماعتوں کے نام تیار کر کے بھجوائے۔ مجلس خدام الاحمدیہ کے زیر اہتمام نیروبی احمدیہ قبرستان میں دوبارہ وقار عمل میں شامل ہوا۔ جماعت کے تربیتی پروگراموں میں باقاعدہ حصہ لیتا رہا۔ تبلیغ کے سلسلے میں بھی بعض زائرین سے گفتگو کی اور ایک ہندو پرنسپل کے گھر جاکر تبلیغ کا موقع ملا۔

ہمارا کام بہت بڑا ہے اور ہم ہر لحاظ سے کمزور ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ جس نے اس مقصد کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کھڑا کیا ہے۔ وہ یقیناً اس کی جماعت کی مدد بھی کرسکتا ہے۔ اور اسی غرض کیلئے احباب سے درخواست دعا ہے

منقولات

صحیح اسلام

(ہفت روزہ چٹان ۱۸ جولائی ۱۹۶۰ء)

(نوٹ:۔ ضروری نہیں کہ ادارہ ہر امر میں مضمون نگار سے متفق ہو ——)

"صدر مملکت فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے اسلامی ریسرچ انسٹی ٹیوٹ کے بورڈ آف گورنرز کے پہلے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے ایک ایسی بات کا اعادہ کیا ہے، جو فی الجملہ زوال امت اسلامیہ کے آغاز سے مفکرین اسلام کی زبان و قلم سے قرطاس و کاغذ پر منتقل ہوتی رہی ہے بات نئی نہیں، پرانی ہے اور بارہا اس پر بحث و نظر کی عمارت کھڑی کی گئی ہے۔ تاہم یہ امر بھی اپنی جگہ مسلم ہے، کہ جو بات صدر مملکت نے کہی ہے۔ اس کی راہ میں سب سے بڑی روک خود مذہبی طبقہ ہے، جو مذہب کی اجارہ داری اپنا موروثی حق سمجھتا ہے اور شرح و تفسیر پر بلا شرکت غیرے قابض ہے —— صدر نے فرمایا:۔

"اگر ہم اسلام اور عصر حاضر کی زندگی کے تقاضوں کو ہم آہنگ بنانے میں ناکام رہے یا ہم نے انہیں ہم آہنگ کرنے سے انکار کردیا، تو اس امر کا سخت خطرہ پیدا ہو جائے گا۔ کہ مسلمان اسلام سے بہت دور ہٹ جائیں"۔

جس خطرے کی طرف صدر نے اشارہ کیا ہے حقیقت یہ ہے کہ وہ خطرہ پیدا ہو چکا ہے۔ اپنی معلومات صحیحہ کی بنا پر ہم کہہ سکتے ہیں، کہ نئی پود کا ایک بڑا گروہ اسلام سے دور ہٹ چکا، اور ہٹتا چلا جا رہا ہے —— پہلا سبب اور حقیقی سبب جیسا کہ عرض کیا خود جماعت مذہبی ہے دوسری وجہ کارفرمایانِ ملت کا وہ گروہ اور اس کا طرز عمل ہے، جو ارباب حل و عقد کی صف میں آتا اور جس کی قومی انا مغربی تعلیم کے اداروں میں ایک نیا رُخ اختیار کرچکی ہے مذہبی گروہ کا مرض یہ ہے کہ وہ اس سے بالکل نابلد ہے کہ جدید ہے کیا؟ اور اس کے تقاضے کیا ہیں، وہ ابھی تک ان فقیہوں، مفتیوں، اور مجتہدوں کے عہد میں زندگی بسر کر رہا ہے۔ جو قرونِ اولیٰ اور قرونِ وسطیٰ کے ساتھ وابستہ رہے۔ اور جن کے زمانہ و عہد کے مخصوص حالات، مخصوص قسم کے ماحولی مقتضیات کا نتیجہ ہیں۔ پاکستان میں کوئی ایسا قابل ذکر مذہبی ادارہ نہیں، جس کے فہم و نظر میں جدید مسائل سے عہدہ برآ ہونے کی صلاحیت ہو۔ کچھ وجود ایسے ضرور ہیں، جنہیں اسلام سے غایت درجہ کی وابستگی ہے۔ مگر اسلام کو جدید سانچہ میں اس کی اصل روح کے ساتھ ڈھالنا بالکل ضروری چیز ہے —— مثلاً مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کی کتابی تحریک سیاسی اختبار سے قلابازیوں کے اتنے مرحلے طے کر چکی ہے کہ اس کی اسلامی روح ختم ہو چکی ہے۔ یہ ذکر ہم نے اس لئے کیا، کہ اسلام کے نام سے انہوں نے تعبیرات و تفسیرات کا ایک ضخیم دفتر تیار کیا ہے، مگر اس کا فکری وزن یہ ہے، کہ ان کے کارخانہ افکار میں جدید الفاظ اور جدید تحاریک کے مضروب سکوں کا ذکر تو ملتا ہے، مگر وہ عمق اور وہ بصیرت بالکل مفقود ہے۔ جس طرف صدر مملکت نے اشارہ کیا ہے۔ اور جس کی معراج یہ ہے، کہ جدید و قدیم میں مطابقت کیسے پیدا ہو؟

افسوس یہ ہے کہ کالعدم جماعت اسلامی کے "اہل قلم" اپنے کسی دائرے میں اس پود کو مطمئن و متاثر نہیں کر سکتے جس پر مستقبل کا مدار ہے ۔۔۔۔۔!

محترم غلام احمد پرویز اسلام کو جدید سانچے میں ڈھالنے کی تگ و دو میں اتنے ماڈرن ہیں کہ ان کے افکار صرف اس طبقے کو متاثر کر سکتے ہیں، جو موروثی طور پر اسلام کو چھوڑنا بھی نہیں چاہتا، لیکن فرائض اسلام پورا کرنے سے ہچکچاتا ہے۔ پرویز صاحب کی صلاحیتِ تحریر سے انکار نہیں مگر ان کے افکار کا خلاصہ یہ ہے، کہ وہ اپنی ساری عمارت منفی اقدار پر رکھتے ہیں ان کی تحریروں کا دارو مدار قرآن پاک کے مستعار ترجموں کی خود ساختہ تعبیروں، تاریخ اسلام کے بعض واقعات انگریزی مصنفوں کے خیالوں اور علامہ اقبال کے شعروں اور چند نثری اقتباسوں پر ہے۔ ظاہر ہے کہ اس کا اثر ریے رسے بابوؤں کی کھیپ پر ہوتا ہے۔ اور اس قسم کے داعی مثبت سے زیادہ منفی اثر پیدا کرتے ہیں۔

ان دو داعیوں اور ان کی تحریروں کا ذکر صرف اس لئے برسبیلِ تذکرہ آگیا، کہ ان کے ناموں سے خاص قسم کی ذہنی فضا وابستہ ہو چکی ہے۔ ورنہ زیر عنوان ایک اجتماعی بحث کا محل ہے۔ اور جو کچھ صدر مملکت نے فرمایا۔ وہ خاص طور پر ان لوگوں کی توجہ کا مستحق ہے، جو اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے محرک و داعی ہیں اور جن کی خواہش یہ ہے کہ اسلام کو معاشرہ میں عزت و اقتدار کا وہی مقام حاصل ہو۔ جو اس کی تعلیمات کا اقتضا ہے۔ اپنی جگہ یہ بات بھی درست ہے۔ کہ اسلام حکومتوں کے سایہ میں پروان نہیں چڑھتا اور نہ حقیقی اسلام کے لئے سرکاری چھاپ ضروری ہے۔ اسلام کو ان دماغوں اور ان دلوں کی ضرورت ہے جو صرف اسلام کے لئے وقف ہوں، ان کے سامنے کوئی منصب فائدہ عہدہ اور غرض نہ ہو ——

آج کا ملاّ (خواہ جدید ہو خواہ قدیم) اگر اسلام کے لئے وبال جان بنا ہوا ہے۔ تو اس کی ایک وجہ یہ بھی ہے، کہ اس نے اسلام کے لئے کبھی کام نہیں کیا۔ ہمیشہ اپنے سامنے خلد اللہ ملکہ و سلطنتہ ہی رکھے ہیں۔ اور انہی کی ضرورتوں کے مطابق اسلام کی شرح و تفسیر کی ہے۔ نتیجتاً ان کے دماغ جامد ہو کر پنساری کی دکان بن گئے ہیں۔ جہاں ہر چیز مل سکتی ہے۔ مگر قوت تخلیق اور قوت اجتہاد کا قحط ہے۔"

ضروری وضاحت

الفضل مورخہ ۱۹ جولائی کے صفحہ ۳ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے جو ملفوظات شائع ہوئے ہیں۔ ان پر تاریخ درج ہونے سے رہ گئی ہے یہ ملفوظات حضور نے ۲۸ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو قادیان میں ارشاد فرمائے تھے۔

درخواستِ دعا

میرا خالہ زاد بھائی عزیز نصیر احمد بھٹی راولپنڈی میں ایک عرصہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ اب سول سرجن نے مزید تشخیص کر کے کچھ نئے ٹیکے تجویز کئے ہیں جو لگائے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت خصوصاً صحابہ کرام اور درویشان قادیان سے عزیز کے لئے دعا کی درخواست ہے

(خاکسار۔ عبدالرحمن انور۔ ربوہ)

واقفین طلبہ متوجہ ہوں

جن واقفین نے میٹرک یا B.S.C کا امتحان پاس کرلیا ہو وہ اپنے مکمل پتہ اور نمبروں سے وکالتِ دیوان کو مطلع کریں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

وصایا کے تحریر کرنے کے سلسلہ میں نہایت ضروری ہدایات

وصیت کی تحریر میں کوئی شرعی یا قانونی خامی نہیں ہونی چاہیئے

نئی وصایا جو دفتر بہشتی مقبرہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں موصول ہوتی ہیں۔ بعض اوقات ان کے مضمون میں ایسی خامیاں اور غلطیاں ہوتی ہیں کہ ان وصایا کو ان خامیوں اور غلطیوں سے صاف کرنے کے لئے موصی اصحاب کو واپس کرنا پڑتا ہے یا ان کے ساتھ خط و کتابت کرنی پڑتی ہے اور اس میں ہفتوں بلکہ بعض اوقات مہینوں لگ جاتے ہیں۔ کارکنان دفتر کا وقت الگ ضائع ہوتا ہے اور موصی اصحاب الگ پریشان ہوتے ہیں۔ بالعموم ایسی وصایا وہی ہوتی ہیں جو نا واقف اور نا تجربہ کار ہاتھوں سے لکھی یا لکھوائی جاتی ہیں۔ اس لئے مناسب معلوم ہوتا ہے کہ وصیت کا مضمون اخبار میں شائع کر دیا جائے تا کہ وصایا لکھنے والے اصحاب اس کو مدنظر رکھیں اور سوائے خاص حالات کے لفظاً اور معناً اس کا تتبع کریں۔ مگر یاد رکھنا چاہیئے کہ سوائے چند مستثنیات کے جو وصایا صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کے حق میں کی جاتی ہیں وہ بالعموم تین قسم کی ہوتی ہیں یا بالفاظ دیگر یوں سمجھ لیں کہ تین قسم کے اصحاب وصیت کرتے ہیں اور ان کی تقسیم اس طرح پر ہے۔

(۱) ایک وہ ہیں جن کا گذارہ ماہوار یا ششماہی آمد پر ہے۔ مثلاً ملازم پیشہ۔ وکلاء اطباء۔ تاجر۔ دیگر پیشہ ور معمار۔ لوہار نجار۔ درزی۔ طلباء جن کو وظیفہ یا جیب خرچ ملتا ہے مستورات جو خود ملازم ہیں یا انکو جیب خرچ ملتا ہے مزارع جن کی زمین اپنی ملکیت نہیں ہوتی اور وہ بطور کاشتکار کام کرتے ہیں۔

(۲) دوسرے وہ جن کا گذارہ صرف جائیداد پر ہے مثلاً اراضی جو ان کی ملکیت ہے مکانات و دکانات وغیرہ۔

(۳) تیسرے وہ جن کو ماہوار یا ششماہی آمد کے وسائل بھی میسر ہیں۔ (جیسے فقرہ ۱ میں درج ہے) اور ان کی کچھ نہ کچھ جائیداد بھی ہے (جیسے فقرہ ۲ میں مذکور ہے)

ان تینوں قسم کے اصحاب کے لئے وصیت لکھتے وقت تھوڑے بہت تغیر کے ساتھ مضمون وصیت مختلف ہو جائیگا ذیل میں تینوں قسم کی وصایا کے مسودات کے نمونے دیئے جاتے ہیں اور وصیت کرنے والے اور وصیت لکھنے والے .... احباب سے درخواست کی جاتی ہے کہ وہ وصیت لکھتے یا لکھواتے وقت ان کو پوری طرح مدنظر رکھیں اور مضمون وصیت میں کسی قسم کی غلطی یا خامی نہ ہونے دیں جس کی وجہ سے وصیت واپس کرنی پڑے ہر وصیت شرعی اور قانونی نقطہ نظر سے مکمل ہونی چاہیئے تا کہ موصی اور موصی لہٗ دونوں کے مفاد اور حقوق کی حفاظت ہو جائے۔ ہدایات جو ہر وصیت فارم کی پشت پر لکھی ہوئی ہیں ان کو بھی لکھنے سے پہلے بغور دیکھ لیا جائے

مضمون وصیت ۱

ان لوگوں کیلئے جن کا گذارہ صرف آمد پر ہے

میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ...... روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی .... حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہونگا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہونگا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ...... حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فلاں ابن فلاں	بدستخط موصی	فلاں ابن فلاں
معہ مکمل پتہ و تاریخ	معہ مکمل پتہ و تاریخ	معہ مکمل پتہ و تاریخ

مضمون وصیت ۲

ان لوگوں کے لئے جن کا گذارہ صرف جائیداد پر ہے

میرا گذارہ صرف جائیداد کی آمد پر ہے اور میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے میں اس کے ..... حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائیداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائیداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی اور ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ...... حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

نوٹ:۔ (۱) اس مضمون کے بعد جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل دی جائے۔ زمین یا مکان کی صورت میں اس کا محل وقوع۔ رقبہ اور اندازہ قیمت لکھا جائے

(۲) مستورات کا مہر اُن کی جائداد میں شامل ہے۔ اور وصیت میں اس کا ذکر ضروری ہے کہ کس قدر ہے اور آیا وصول ہو چکا ہے۔ یا ہنوز بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اگر واجب الادا ہے تو خاوند کو اپنی طرف سے یہ تحریر شامل وصیت کرنی چاہیئے کہ مہر کی اتنی رقم مجھ پر واجب الادا ہے میں اس کا حصہ وصیت خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرنے کا ذمہ دار ہوں۔

(۳) زیورات جو وصیت میں پیش کئے جائیں ان کی تفصیل اور وزن اور قیمت موجودہ درج کی جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فلاں ابن فلاں	فلاں ابن فلاں	فلاں ابن فلاں
معہ مکمل پتہ	معہ مکمل پتہ	معہ مکمل پتہ
و تاریخ	و تاریخ	و تاریخ

مضمون وصیت ۳

ان لوگوں کے لئے جن کا گذارہ ماہوار آمد پر ہے۔ مگر موجودہ حالت میں انکی کچھ جائداد بھی ہے

(۱) میری موجودہ جائیداد اس وقت حسب ذیل ہے جو میری ملکیت ہے۔ میں اس کے ..... حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائیداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے .... حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

(۲) لیکن میرا گذارہ صرف اس جائداد پر نہیں بلکہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ اس وقت .... روپیہ ماہوار ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو .... حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔

نوٹ:۔ اس وصیت میں بھی وہ تینوں نوٹ مدنظر رکھے جائیں جو وصیت ۲ میں لکھے گئے ہیں۔ لیکن جائیداد کی تفصیل اس مضمون کے فقرہ ۱ کے بعد درج کر کے فقرہ ۲ شروع کیا جائے۔

گواہ شد	العبد	گواہ شد
فلاں ابن فلاں	فلاں ابن فلاں	فلاں ابن فلاں
معہ مکمل پتہ	معہ مکمل پتہ	معہ مکمل پتہ
و تاریخ	و تاریخ	و تاریخ

(سیکرٹری مجلس کارپرداز)

موسیٰ والہ تحصیل ڈسکہ میں تربیتی جلسہ

مورخہ ۸ بعد نماز عشاء جماعت احمدیہ موسیٰ والہ کا تربیتی جلسہ منعقد ہوا۔ خاکسار نے تلاوت قرآن پاک کی۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نظم پڑھ کر سنائی۔ ازاں بعد مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد نے تقریر شروع فرمائی۔ آپ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ یہ پروگرام ۹ بجے شب سے ۱۲ بجے شب تک رہا رہا۔ کثیر التعداد مستورات اور مردوں نے نہایت توجہ سے سنا۔

(نصیر احمد ناصر مربی ضلع سیالکوٹ)

ضروری تصحیح

مورخہ ۱۰/۱۱ جولائی کے شماروں میں مشن ہائے مشرقی افریقہ کی سالانہ رپورٹ مولوی محمد منور صاحب مبلغ مشرقی افریقہ کی تحریر کردہ ہے لیکن غلطی سے اس پر مولانا شیخ مبارک احمد صاحب رئیس التبلیغ مشرقی افریقہ کا نام چھپ گیا ہے۔ دوست تصحیح فرمالیں۔

سسلی میں اٹنا کے آتش فشاں میں زبردست دھماکہ

فضا میں تیس ہزار فٹ کی بلندی تک دھوئیں کے سیاہ بادل چھاگئے

کیٹینیا (سسلی) ۱۹ر جولائی۔ اٹنا آتش فشاں اتوار کے روز ایک بڑے دھماکے کے ساتھ پھٹ گیا۔ جس کے بعد دس ہزار آٹھ سو فٹ بلند پہاڑ اٹنا پر دور دور تک سیاہ دھوئیں کے بادل چھا گئے جو کسی ایٹم بم کے دھماکہ کے بعد نمودار ہوتے والے بادلوں کے مشابہ تھے۔

اس آتش فشاں کے قرب وجوار میں رہنے والے لوگوں نے بتایا ہے کہ ان کی زندگی میں اس سے پہلے اس آتش فشاں میں اتنا بڑا دھماکہ کبھی نہیں ہوا۔ اس دھماکہ کے فوراً بعد آتش فشاں کے دہانہ سے لاوا نکل کر سمندر کی طرف بہنے لگا۔ اٹنا یورپ کا سب سے اونچا زندہ آتش فشاں ہے۔ اس عظیم دھماکہ کے ساتھ آتش فشاں کے مرکزی دہانے سے کنکر نکل کر تیس ہزار فٹ اوپر تک فضا میں پھیل گئے اور ارد گرد کے میلوں کے علاقہ میں گرے۔ ان کنکروں کے ساتھ اس علاقہ میں سیاہ راکھ کی بھی بارش ہوئی۔ جس وقت لاوا دھواں پیدا کرتا ہوا پہاڑیوں کے نشیب میں سے بل کھاتا ہوا آ رہا تھا۔ اس وقت ایک پارٹی برطانوی اور فرانسیسی سیاحوں کی تلاش میں روانہ ہوئی جو اس آتش فشاں کو دیکھنے کے لئے اتوار کی صبح روانہ ہوئے تھے۔ اس آتش فشاں کے راستے میں واقع ایک ہوٹل کے مالک نے بتایا کہ سیاح اس طرف سے نہیں گذرے۔ امکان یہ ہے کہ انہوں نے آتش فشاں دیکھنے کا ارادہ ملتوی کر دیا ہے۔ آتش فشاں کے پھٹنے سے لاوا نکل کر ادھر ادھر پھیلا ہے۔ اس سے متعدد مقامات پر آگ لگ گئی۔ پہاڑ کے دامن میں رہنے والے کسان دہشت زدہ ہو کر اپنے گھروں کو چھوڑ کر بھاگ گئے ہیں۔ ماہرین نے کہا ہے کہ اس آتش فشاں کے اس عظیم دھماکہ کی اس سے پہلے مثال موجود نہیں۔ اس آتش فشاں کے ارد گرد کے دیہات کے لوگوں کو کوئی خطرہ لاحق نہیں۔ ابھی تک اس دھماکہ کی وجہ سے کسی شخص کے ہلاک ہونے کی اطلاع نہیں ملی۔

روس کا امریکہ کو انتباہ

ماسکو ۱۹ر جولائی۔ ماسکو ریڈیو کے اعلان کے مطابق وزارتِ خارجہ روس نے امریکہ کے نام ایک مراسلہ ارسال کر کے اسے متنبہ کیا ہے کہ اگر امریکی طیاروں نے کھلے سمندروں اور خشکی پر روسی طیاروں کو پریشان کرنے کی پالیسی ترک نہ کی تو اس صورت میں روس اپنے طیاروں کی حفاظت کے لئے دوسرے اقدامات کرے گا۔

روسی خبر رساں ایجنسی تاس کی اطلاع کے مطابق وزارت خارجہ کا یہ مراسلہ سفیر امریکہ متعین ماسکو کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ جو اسے اپنی حکومت تک پہنچا دیں گے۔ اس ایجنسی کی اطلاع سے یہ بھی پتہ چلا ہے کہ گزشتہ پانچ ماہ میں امریکی طیاروں نے ڈھائی سو دفعہ روسی طیاروں کو پریشان کیا۔ روسی اخبار "ازوستیا" نے اپنے اداریہ میں الزام عائد کیا ہے کہ برطانیہ، فرانس، ترکیہ اور یونان کے طیارے بھی کھلے سمندروں پر روسی طیاروں کو پریشان کرتے رہتے ہیں۔

اخباری کاغذ کے کارخانے کی توسیع

کراچی ۱۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کھلنا کا اخباری کاغذ کا کارخانہ اس سال کے آخر تک تیئس ہزار ٹن اخباری کاغذ اور بارہ ہزار ٹن مکینیکل پیپر تیار کرنے کی اہلیت پیدا کرے گا۔ یہ کارخانہ جولائی ۱۹۵۹ء میں چودہ کروڑ اسی لاکھ روپے کی لاگت سے تیار ہوا تھا۔ اس کارخانے کی تعمیر کچھ ایسے طریقے سے کی گئی ہے کہ بالکل معمولی لاگت پر اس کی پیداوار میں مزید پچاس فی صد اضافہ کیا جا سکتا ہے۔ اس [illegible] کی توسیع کی تجویز پر بھی پوری طرح غور ہو رہا ہے۔ اس توسیع کے بعد پاکستان اخباری کاغذ کی اچھی خاصی مقدار برآمد کر سکے گا۔

گدو بیراج کی تکمیل

کراچی ۱۹ر جولائی۔ معتبر حلقوں سے معلوم ہوا ہے کہ گدو بیراج کی تعمیر کا پچاس فی صد زیادہ مکمل ہو گیا ہے۔ آبپاشی کے اس منصوبے کی تکمیل کی ذمہ داری واپڈا پر عائد ہے۔

وہ کاشمور کے مقام پر چار ہزار چار سو پینتالیس فٹ لمبا بیراج تعمیر کرے گا۔ جس پر سینتیس کروڑ روپیہ صرف ہوگا۔ یہ بیراج ۱۹۶۲ء میں پایہ تکمیل تک پہنچے گا۔ جس کی وجہ سے سابق سندھ اور سابق بلوچستان کے علاقوں کی پچیس لاکھ ایکڑ اراضی شاداب ہو گی۔

مشرقی پاکستان میں نئے کارخانوں کا قیام

ڈھاکہ ۱۹ر جولائی۔ پی آئی ڈی سی کے چیئرمین نے آج ڈھاکہ سے عازم کراچی ہونے سے پیشتر ایک بیان میں کہا کہ اس وقت تک تجویز یہ تھی کہ مشرقی پاکستان میں کھانڈ کے تین کارخانے قائم کئے جائیں گے۔ لیکن اس پروگرام میں کھانڈ کے ایک اور کارخانے کے قیام کو بھی شامل کر [illegible]

حاصل کیا گیا ہے جو جے پور ہاٹ میں کھولا جائے گا۔

آپ نے ایک سوال کے جواب میں کہا ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ مشرقی پاکستان میں لوہے اور فولاد کا کارخانہ کس جگہ قائم کیا جائے گا۔ آپ نے کہا جاپانی ماہر لوہے اور فولاد کے کارخانے کے لئے مناسب جگہ تلاش کر رہے ہیں۔

لاہور اور راولپنڈی میں فنی تربیت کے ادارے قائم کئے جائینگے

چار لاکھ روپے کے مصرف سے منصوبہ کو اسی سال عملی شکل دے دی جائے گی

لاہور ۱۹ر جولائی۔ معلوم ہوا ہے کہ لاہور اور راولپنڈی مغربی پاکستان میں پہلے دو شہر ہوں گے۔ جہاں ہنرمند کارکن پیدا کرنے کے لئے پیشہ ورانہ فنی تربیت کے ادارے قائم کئے جائیں گے یہ سکیم محکمہ تعلیم کے منصوبوں کا ایک حصہ ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ اس سکیم پر سال رواں میں عمل شروع کر دینے کی منظوری دے دی گئی ہے۔ اس پر قریباً چار لاکھ روپے خرچ ہوں گے اور آئندہ دو سال کے دوران میں سات سو ہنرمند کارکن تیار ہو جائیں گے۔

محکمہ تعلیم کے ایک ترجمان نے پاکستان پریس ایسوسی ایشن کو بتایا ہے کہ پاکستان کے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے دوران میں محنت اور سامان کو ضائع ہونے سے بچانے کے لئے ملک کو زیادہ ہنرمند پیشہ وروں کی اشد ضرورت ہے ترجمان نے بتایا ہے کہ فنی تربیت کے ادارے اور پولی ٹیکنک اگرچہ نگرانی کے فرائض انجام دینے کے لئے خاصی تعداد میں فنی کارکن پیدا کر رہے ہیں۔ لیکن ایسا کوئی ادارہ موجود نہیں ہے۔ جو ہنرمند معمار، نجار، لوہار، نل ساز، بجلی کے مستری اور ڈرافٹسمین تیار کرتا ہو۔ حالانکہ ان پیشوں کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ ملک میں تعمیرات کا کام وسیع پیمانہ پر جاری ہے اور اگر ہنرمند کارکن کافی تعداد میں میسر ہوں تو یہ کام زیادہ کفایت اور زیادہ خوش اسلوبی کے ساتھ مکمل ہو سکتا ہے۔

یہ نیا ادارہ ایسے نوجوانوں کے لئے ہوگا جو ان چھ پیشوں میں سے ایک کی طرف طبعی رجحان رکھتے ہوں جو یہاں سکھائے جائیں گے۔ تاہم ان کا تعلیمی معیار مڈل تک ہونا چاہیئے۔ فنی تعلیم دو سال میں مکمل ہو گی۔ ایک سال نظری مطالعہ کے لئے اور دوسرا سال ادارے کے ورکشاپوں میں عملی مظاہروں کے لئے دوسرے سال کے دوران میں طلبہ کو اپنے متعلقہ پیشوں کے لحاظ سے اصل تعمیراتی کام پر نیم ہنرمند کارکن کی حیثیت سے لگایا جائے گا۔ اس سلسلہ میں ان دونوں شہروں میں تعمیراتی [illegible] کی انجینئرنگ کی فرموں کے ساتھ بامعاوضہ عملی تربیت کے انتظامات کئے جائیں گے۔ اس طرح طلباء اپنے پیشوں کی تعلیم کے دوران میں بھی کما سکیں گے

ان اداروں میں تعلیم کے دوسرے سال کے دوران میں معاوضہ کمانے کے علاوہ طلباء کو ادارے میں داخل ہونے کے دن سے ہی بیس روپے ماہوار وظیفہ بھی ملے گا۔ طلباء سے کوئی فیس نہیں لی جائے گی۔ ترجمان نے انکشاف کیا ہے کہ پروگرام کو بڑی تیزی کے ساتھ شروع کرنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے کہ ان نئے اداروں کو راولپنڈی اور لاہور کے پولی ٹیکنک اداروں کے ساتھ ملحق کر دیا جائے لیکن لاہور کا پولی ٹیکنک ادارہ ابھی وجود میں ہی نہیں آیا۔

حبشی بھی گورے بن سکتے ہیں

اسکندریہ ۱۹ر جولائی۔ ایک یونانی لیڈی ڈاکٹر نے یہاں دعویٰ کیا ہے کہ اس نے جلد کو کیمیاوی طریقے سے سفید بنانے کا ایک ایسا طریقہ ایجاد کیا ہے۔ جس سے حبشی بھی سفید فام بن سکتے ہیں۔

میڈم آئیوا کریسیتھیز اسکندریہ میں لیڈی ڈاکٹر ہیں۔ انہوں نے اس سلسلہ میں مصری پریس اور ریڈیو مہم چلا رکھی ہے۔ میڈم آئیوا کا کہنا ہے۔ کہ حبشیوں کو جلد کی ایک بیماری "لیوکوڈرمائیٹس" سے سفید فام بنایا جا سکتا ہے۔ اور یہ تجربہ ایک سو میں سے اٹھانوے حبشیوں پر کامیاب ثابت ہوا ہے۔ اس بیماری سے بعض حبشیوں کی جلد دودھ کی طرح سفید ہو گئی اور اس سے جلد کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔

مقامی اخبارات کی اطلاع کے مطابق میڈم آئیوا کے طریقے نے یونان کے راسخ العقیدہ مذہبی حکام کی توجہ بھی اپنی طرف مبذول کرائی ہے۔ اور انہوں نے افریقہ میں یونانی مسیحی مشنوں میں یہ جائزہ لینا شروع کر دیا ہے۔ کہ سفید فام اور رنگدار لوگ اس طریقے کو پسند کریں گے۔

میڈم آئیوا نے دعویٰ کیا ہے۔ کہ کوئی بھی ڈاکٹر اپنے مریضوں کو کوئی خطرہ مول لئے بغیر اس مرض کا جرثومہ دے سکتا ہے۔ کھال کا رنگ بدلنے کے اس طریقے سے کسی حبشی کا زاویہ نگاہ بھی بہتر بنایا جا سکتا ہے۔ جو سفید فام لوگوں میں رہتا ہو اور محض اپنے رنگ کی وجہ سے نقصان اٹھا رہا ہو۔

قائد اعظم کے مقبرے کی بنیادیں سوئٹزرلینڈ کی فرم تعمیر کریگی

بالائی عمارت کی تعمیر کے لئے چھ مہینے بعد ٹھیکہ دیا جائے گا

کراچی ۲۰ جولائی۔ قائد اعظم کے مقبرے کی تعمیر یہاں یکم اگست کو شروع ہوگی۔ اس کی تکمیل میں تین سال صرف ہوں گے۔ اور اس کے اخراجات کا اندازہ ایک کروڑ روپے لگایا گیا ہے۔

فیلڈ مارشل صدر محمد ایوب خان ۳۱ جولائی کو مقبرے کا سنگ بنیاد رکھیں گے۔ اور دوسرے ہی دن سے تعمیر کا کام شروع کر دیا جائے گا۔ سنگ بنیاد رکھنے کے موقعہ پر ایک رنگا رنگ تقریب کا اہتمام کیا گیا ہے۔ بنیادیں تعمیر کرنے کا کام چھ مہینے میں مکمل ہو جائے گا۔ اس کام کے لئے سوئٹزرلینڈ کی ایک فرم میسرس سوئس۔ رنگ کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔ بالائی عمارت کی تعمیر کے لئے اس وقت ٹھیکہ دیا جائے گا جب بنیادوں کی تعمیر کا کام مکمل ہو جائے گا۔ مقبرے کی تعمیر کے لئے ضروری سامان جس میں لوہا سیمنٹ اور سنگمرمر بھی شامل ہے مزار کے قریب جمع کیا جا رہا ہے تاکہ تعمیری کام کسی تاخیر کے بغیر تیزی سے جاری رہ سکے۔ مقبرے کا ڈیزائن مشہور ماہر تعمیرات مسٹر ایچ۔ مرچنٹ نے تیار کیا ہے۔ جو قائد اعظم کے مشیر تعمیرات رہ چکے ہیں۔

دیہات اور چھوٹے قصبات کیلئے بجلی

کراچی ۲۰ جولائی۔ اطلاع ملی ہے آئندہ پانچ سال میں ملک کے تقریباً پچاس قصبوں اور دو ہزار دیہات کے لئے بجلی بہم پہنچائی جائے گی۔ جس پر پچیس کروڑ روپیہ صرف کیا جائے گا۔ اس وقت بجلی بڑے شہروں یا درمیانے درجے کے قصبوں تک محدود رہی ہے۔ یعنی اس وقت تک آبادی کے قریب قریب دس فی صد حصے کو بجلی سے فائدہ اٹھانے کا موقع ملا ہے۔ لیکن آئندہ دیہات اور چھوٹے قصبوں کو بھی اس سے فائدہ اٹھانے کا موقع دیا جائے گا۔ دیہی علاقوں تک بجلی پہنچانے میں بڑی لاگت آتی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس لاگت کی وجہ سے دیہی علاقے کو بجلی سے مستفید کرنے میں کئی سال لگ جائیں گے اس وقت بطور مجموعی ملک کے چھپن بڑے شہروں (جن کی آبادی پچیس ہزار سے زیادہ ہے) اور ملک کے ایک سو چھیاسی میں سے چوراسی قصبوں (جن کی آبادی پانچ ہزار اور پچیس ہزار کے درمیان ہے) کو بجلی مل رہی ہے۔ ملک میں ایسے ایک لاکھ دیہات ہیں جن کی آبادی پانچ ہزار سے کم ہے ان میں سے صرف تین سو ستر تک بجلی پہنچائی جا سکی ہے۔

کانگو کے دارالحکومت سے بلجیمی فوجوں کا انخلاء

(بقیہ صفحہ اوّل)

اثنا میں ڈپلومیٹک حلقوں سے اطلاع ملی ہے کہ اقوام متحدہ کی فوجیں اور بلجیمی فوجیں ملک کے دوسرے مقامات پر ایک دوسرے سے پہلے پہنچنے کی کوشش میں مصروف ہیں چنانچہ بلجیمی فوج مغربی کانگو کے بعض مقامات کو اپنے قبضے میں لے چکی ہے۔ دوسری طرف اقوام متحدہ کی فوج (ایتھوپیا کا دستہ) سٹینلے ویلا میں اپنے قدم جما چکی ہے۔ دو دن پیشتر مسٹر لوممبا وزیر اعظم کانگو نے بلجیمی فوج کو ملک سے نکل جانے کا جو الٹی میٹم دیا تھا۔ اس کی مدت آج آدھی رات کو ختم ہو گئی۔ اس سلسلے میں جب بلجیمی افسروں سے دریافت کیا گیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہم اس الٹی میٹم کو کوئی اہمیت نہیں دیں گے۔ جب تک ہمیں یہ یقین نہ ہو جائے کہ اقوام متحدہ کی فوج بلجیمی لوگوں کے جان و مال کی حفاظت کرنے کے کام سے عہدہ برآ ہو سکتی ہے۔ اس وقت تک ہم کانگو سے نہیں نکلیں گے۔

برہم پتر کی سطح خطرے کی حد سے بڑھ گئی

کلکتہ ۲۰ جولائی۔ کل ڈبرو گڑھ کے مقام پر دریائے برہم پتر کی سطح خطرے کی حد سے (۳۴۳ فٹ) سے بڑھ گئی ہے۔ کل دریا کی سطح ایک فٹ آٹھ انچ بڑھ گئی اور ابھی تک بڑھ رہی ہے۔

درخواستہائے دعا

مکرم چوہدری رشید احمد صاحب سرور شاہد درد گردہ اور پیشاب کی وجہ سے سخت بیمار ہیں اور آجکل فضل عمر ہسپتال ربوہ میں داخل ہیں۔ احباب جماعت اور بزرگان سلسلہ سے صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمود احمد سعید)

(۲) سید عبدالرحمٰن شاہ صاحب سابق دکاندار فروٹ گول بازار ربوہ آجکل بیمار ہیں اور لائلپور میں زیر علاج ہیں۔ بزرگان سلسلہ و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ انہیں شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

(سید محمد محسن۔ ربوہ)

مغربی پاکستان میں سیلاب سے ڈھائی لاکھ ایکڑ زمین زیر آب آ گئی

ساڑھے تین سو گاؤں متاثر ہوئے۔ ایک سو مکان مسمار ہو گئے

لاہور ۲۰ جولائی مغربی پاکستان کے دریاؤں میں حالیہ طغیانی سے ڈھائی لاکھ ایکڑ زمین زیر آب آ گئی اور ساڑھے تین سو کے قریب گاؤں سیلاب سے متاثر ہوئے۔ جن میں سے نصف کو شدید نقصان پہنچا اور ایک سو کے قریب نیم پختہ مکان مسمار ہو گئے۔

امریکی ریاستوں کے وزراء خارجہ کا اجلاس

واشنگٹن ۲۰ جولائی۔ امریکی ریاستوں کی قومی تنظیم نے کل اپنے اجلاس میں متفقہ طور پر ایک قرار داد منظور کی جس کا مفہوم یہ ہے کہ کیوبا کی صورت حال پر غور کرنے کے لئے امریکی ریاستوں کے وزراء خارجہ کا اجلاس طلب کیا جائے۔ اس اجلاس میں کیوبا کے نمائندے نے اپنی تقریر میں کہا کہ میرا ملک وزراء خارجہ کا اجلاس طلب کرنے پر اعتراض نہیں کرے گا۔ یہ اور بات ہے کہ اسے ایجنڈے یا اجلاس کے مقام انعقاد پر کوئی اعتراض ہو۔

ملتان کے ڈسٹرکٹ فلڈ ایمرجنسی آفیسر مسٹر محمد خاں نے بتایا ہے کہ لوگوں کو سیلاب سے بروقت خبردار کرنے اور خطرناک علاقوں سے لوگوں کو فوراً نکال لینے کے باعث جانی نقصان نسبتاً کم ہوا ہے چناب کے سرکش پانی نے کل ملتان کے ۴۳ گاؤں اپنی لپیٹ میں لے لئے تھے مگر اب وہاں سے پانی اترنے لگا ہے۔ کل مظفر آباد سے بوسان تک ۲۴ میل کے علاقہ میں ہر طرف پانی ہی پانی نظر آتا تھا۔ مگر اب وہاں سے بھی پانی اترنے لگا ہے۔ اگر چناب میں دوبارہ سیلاب نہ آیا تو اس علاقے کی آبادی چند دنوں میں اپنے گھروں میں جانے لگے گی۔

انہوں نے بتایا کہ ملتان کے ضلع میں اگرچہ جانی نقصان نہیں ہوا۔ مگر کپاس باجرے اور جوار کی فصلوں کو شدید نقصان پہنچا ہے۔

مسٹر محمد خاں نے کہا کہ پنجند میں پانی اپنی سطح پر قائم ہے۔ مگر صورت حال پریشان کن نہیں۔

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سید الطاف حسین شاہ صاحب افسر مال باختیارات سپیشل کلکٹر جھنگ

مقدمہ ملک الرحمٰن موضع گو نبانہ جوئیہ مصلی تحصیل جھنگ

محمد روشن۔ محمد۔ خان پسران برخوردار گل شیر۔ ملک شیر پسران احمد۔ خدا بخش ولد رحمان سکنہ گو نباد جوئیہ مصلی تحصیل جھنگ

بنام دیوان چند ولد رام نرائن غیر مسلم حال بھارت

درخواست ملک الرحمٰن کھاتہ ۹ کا $\frac{1}{4}$ حصہ بقدر ۴ کنال۔ کھاتہ ۶۴ کا $\frac{1}{32}$ حصہ بقدر ۱۴ مرلہ موضع گو نبانہ جوئیہ مصلی تحصیل جھنگ۔

مندرجہ بالا میں دیوان چند وغیرہ فریق دوئم غیر مسلم ہیں جو کہ اب تک ترک سکونت کر کے ہندوستان چلے گئے ہیں۔ جن پر اب آسانی سے تعمیل ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار اخبار مشتہر کیا جاتا ہے کہ وہ مورخہ ۲۹ کو بوقت $7\frac{1}{2}$ بجے بمقام جھنگ صدر حاضر عدالت ہو کر پیروی مقدمہ کریں۔ ورنہ بصورت عدم حاضری ان کے خلاف کاروائی یک طرفہ کی جائے گی۔

آج مورخہ ۱۱ کو بثبت ہمارے دستخط و مہر عدالت جاری کیا گیا۔

دستخط حاکم ۔۔۔۔۔ مہر عدالت

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)